بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا اللہ جل جلالہ — یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اصلاحِ عقائد، فکرِ آخرت، تزکیہ نفس اور حصولِ نورِ معرفت پر

منتخب اقتباسات

”الانسان فی القرآن“

تصنیفِ منیف

قطب الاقطاب، جامع البرکات، شمس العارفین، سراج السالکین، غوث زماں

حضرت سید نور الحسن شاہ بخاری صاحب

تاجدارِ حضرت کیلیانوالہ شریف

حسب ارشاد

مخدوم ملتِ اسلامیہ، منبع رشد و ہدایت قبلۂ عالم حضرت الحاج پیر سید

محمد باقر علی شاہ صاحب بخاری

نقشبندی، مجددی دامت برکاتہم العالیہ

سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف

مرتب: خادم حضور مولانا محمد رفیق کیلانی ایم اے

ناشر: دار التبلیغ آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف ضلع گوجرانوالہ

بچیوں کے محفوظ مستقبل کی ضمانت تعلیم و تربیت ایک ساتھ

دینی و عصری علوم کے امتزاج کا واحد ادارہ

جامعۃ النور

داخلہ جاری ہے

برانچ 1

224-C
گلشن راوی لاہور

- حفظ قرآن بمعہ میٹرک
- حفظ القرآن میں بورڈ کی سند
- درس نظامی بمعہ ایم اے اسلامیات
- قاریات ٹیچرز
- ترجمۃ القرآن برائے خواتین
- حفظ قرآن کی دہرائی
- ناظرہ قرآن بمعہ تجوید
- تجوید و قرأت کی کلاسز

جامعۃ النور

داخلہ جاری ہے

ہوسٹل کی سہولت موجود ہے

برانچ 2
چاندنی چوک سانده کلاں لاہور

37463715
37150786

Pearl Printer 0321-4178041

انتساب

ناچیز حقیر پر تقصیر، اس ''انتخاب'' کا انتساب حضور غوث الاغیاث، قطب الاقطاب، حضور قیوم العصر، حضرت قبلہ عالم، حضرت الحاج پیر سید محمد باقر علی شاہ صاحب بخاری نقشبندی ،مجددی، دامت برکاتہم القدسیہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف کے نام کرتا ہوں کہ جن کے کرم نے دینی و دنیاوی سعادتوں سے میرا دامن مراد بھر دیا ہے اور جنہوں نے اپنی نگاہ فیض اور روحانی تصرف سے ردِ شیعیت و نجدیت میں پچاس کتب اپنے خدام علماء سے تصنیف کروا کر وہ کام کیا کہ نگاہ شوق صدیوں جسکی منتظر رہتی اور جنکی سراپا نور صورت و سیرت دور حاضر میں صداقت اسلام کی بیّن دلیل ہے۔

عہد فاروق از جمالش تازہ شد
حق زحرف او بلند آوازہ شد

ہزاروں خدام کی دعا میں یا اللہ میری بھی یہ دعا قبول فرما۔

دونوں عالم میں رہیں بے خوف ہم ہر خوف سے
مرشدی باقر علی ، شیر خدا کا ساتھ ہو

(ناچیز محمد رفیق کیلانی خادم حضور)

CamScanner

الاھداء

ناچیز یہ ''انتخاب''، حضور غوث الاغیاث ،قطب الاقطاب ،حضور قیوم العصر، حضرت سیدی ومولائی حضرت پیر سید محمد باقر علی شاہ صاحب بخاری دامت برکاتہم القدسیہ کے لختِ جگر ونورِ نظر، بے مثل باپ کے بے مثل روحانی جانشین، عالمی مبلغ اسلام، میرے علم دین کے اول وآخر استاد، سیدی وسندی، میرے قبلہ وکعبہ، حضرت الحاج پیر سید محمد عظمت علی شاہ صاحب بخاری دامت برکاتہم القدسیہ کی خدمت اقدس میں ہدیہ پیش کرتا ہے۔ کیونکہ یہ سب کچھ محض اور محض آپ کے علم دین پڑھانے کی برکت سے ہے۔

وہ شمعِ بارگہِ خاندانِ مرتضوی
رہے گا مثلِ حرم جس کا آستاں مجھ کو
نفس سے جس کے کھلی مری آرزو کی کلی
بنایا جس کی مروت نے نکتہ داں مجھ کو

(ناچیز محمد رفیق کیلانی خادم حضور)

خزینہ معارفِ قرآن، منبع انوارِ رحمٰن، سرچشمہ عرفان

''الانسان فی القرآن'' سے انتخاب کا شرف

''الانسان فی القرآن''، درحقیقت تفسیر قرآن بالقرآن ہے۔ جو کشف المحجوب اور مکتوبات حضرت مجدد الف ثانیؒ کی طرح تالیف کی بجائے صحیح معنوں میں تصنیف کا درجہ رکھتی ہے۔ یہ غوث صمدانی محبوب سبحانی شہباز لامکانی مجدد طریقت حضور پرنور اعلیٰ حضرت شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری قدس سرہ العزیز کے خلیفۂ اعظم قطب الاقطاب جامع البرکات شمس العارفین سراج السالکین غوثِ زماں حضور پرنور حضرت سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (پیدائش ۳۰ جنوری ۱۸۸۹ وصال ۲۱ نومبر ۱۹۵۲) کی تصنیف ہے۔ یہ فل سائز کے سوا چار سو صفحات پر مشتمل ضخیم کتاب ہے جو بلاشبہ حقائق قرآنیہ کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر ہے۔ جس کی بڑے پیمانے پر اشاعت آپکے سچے جانشین عالم اسلام کی عظیم روحانی شخصیت زبدۃ العارفین قیوم العصر مقبول بارگاہِ رسالت منبع رشد و ہدایت حضرت الحاج پیر سید محمد باقر علی شاہ صاحب بخاری دامت برکاتہم عالیہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف نے بار بار اعلیٰ اور معیاری ایڈیشن چھپوا کر کی ہے۔ حضور والا شان کے عطا کردہ قرب، خصوصی شفقت اور کرم سے ناچیز کو یہ خیال آیا کہ ہمارے اسلاف نے ایسی لاجواب تصنیفات کے فیضان کو عام کرنے کیلئے اصل عبارات پر مبنی اقتباسات عام فہم عنوانات کے تحت مختصر کتابی صورت میں جمع کئے ہیں۔ اسکی خوبصورت مثال مکتوبات حضرت مجدد پاک ۳ جلد اور آپکے صاحبزادہ صاحب کے مکتوبات معصومیہ ۳ جلد، اس طرح کل ٦ جلدوں کو قیوم ثانی حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ کے خلیفہ حضرت علامہ مفتی محمد باقر لاہوری نے انتہائی اختصار کیساتھ ۱۲۵ صفحات میں ''کنز الہدایات'' کی صورت میں پیش کیا ہے جس میں کثیر اچھوتے عنوانات سے اصل عبارات پیش کی گئی ہیں۔ لیکن چہ نسبت خاک را با عالم پاک، بہر حال سلسلہ عالیہ کا ایک ادنیٰ غلام در غلام در غلام اور نمک خوار ہونے اور دونوں جہان میں

محض اللہ کریم ورحیم جل جلالہ کے فضل، حضور سید عالم نور مجسم شفیع معظم حبیب کبریا حضور پرنور نبی کریم ﷺ کی نظر رحمت پاک اور اپنے سائیوں کی دعاؤں اور برکتوں کے سہارے کنزالہدایات کی طرز پر ''الانسان فی القرآن'' سے انتخاب کا شرف حاصل کیا ہے۔ صرف ابواب بندی نہیں کر سکا۔ البتہ جملہ ستر (70) عنوانات میں اعلیٰحضرت پیر کیلانی کا تائید اہل سنت و جماعت میں تمام عقائد پر دوٹوک موقف بادلائل نکھر کر سامنے آجائیگا۔ اسی طرح حضرت مصنف کو من اللہ القاء وعطا کردہ تفسیری مجتہدانہ بصیرت کی جھلک، آپکے نزدیک اللہ والوں کے مشن کی حقیقت اور ولایت کی قوت، حقیقت تصوف، حقیقت دنیا، دنیا اور نفس امارہ کی مذمت، اتباع شریعت پر زور، اصلاح احوال، فلاح دارین کے سیدھے اور سادہ طریقے، اقسام علم، اطاعت اور اتباع میں فرق، شیطانی نسبت کا انجام، توبہ اور دعا کی اہمیت، عنداللہ مقاصد زندگی، معرفت الٰہی میں عقل کی عاجزی اور فضل الٰہی کی دستگیری، نور ایمانی اور ہدایت کی پہچان جیسے عنوانات پر ہر ہر لفظ میں قاری کیلئے شرح صدر اور من اللہ ہدایت کا سامان بفضلہٖ تعالیٰ موجود ہے۔ میرے نزدیک حضرت اعلیٰ پاک کی کتاب کا پڑھنا بالفاظ دیگر اتنی دیر براہ راست حضور رحمۃ اللہ علیہ سے فیضیاب ہونا ہے لہٰذا بیلیوں سے التماس ہے کہ کامل ادب وانہماک سے اس کا مطالعہ کریں۔ انشاء اللہ کامل عمل واخلاص ونسبت نبوی فی الدارین نصیب ہوگی۔ کتاب کی ابتدا میں حضرت واصف کنجاہی مدفون دربار شریف درقدمین حضور پیر کیلانی کے پیرخانہ کی شان کے شایان شان تعارفی محبت بھرے اشعار بطور تبرک درج کر رہا ہوں۔ ہر اقتباس کیساتھ صفحہ نمبر الانسان فی القرآن کے موجودہ ایڈیشن سے ہیں جو حضرت حاجی محمد شفیق صاحب لاہور والوں نے چھپوایا ہے۔ بیلیوں خصوصاً علماء سے گزارش ہے کہ کہیں کوئی سہو نظر آئے تو مطلع فرمائیں۔

ناچیز خادم حضور محمد رفیق کیلانی آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف

مورخہ 13-11-2012

آستانۂ نورؒ

سجدہ ہائے پے بہ پے سے آ کروں روشن تجھے   اے جبینِ شوق یہ ہے آستانہ نورؒ کا
آؤ کر لیں ہم بھی روشن دل کو اس نورؒ سے   مطلعِ انوار ہے یہ آستانہ نورؒ کا
سر زمین کیلیانوالہ ہے وادی نور کی   ہے زیارت گاہِ عالم آستانہ نورؒ کا
مشعل اسلام ہو اس گھر کا ہر چشم و چراغ   جگمگائے حشر تک یا رب گھرانہ نورؒ کا
نور ہے اولاد تیری نور جد پاک بھی   اے حسنؒ کے نورؒ تیرا کل گھرانہ نورؒ کا
نور سے اپنے منور تیرہ دل کرتا رہے   اے خدا تاحشر یہ نوری گھرانہ نورؒ کا
ہیں برستی رحمتیں عصیاں پہ کس اعجاز سے   ہے کرم واصف پہ کیا کیا معجزانہ نورؒ کا

حضورِ نورؒ

تو نے بدلے اک نظر سے ہیں ہزاروں کے نصیب   بے کلاہوں کو دیئے ہیں تاجداروں کے نصیب
تو نے بخشے خاک کے ذروں کو تاروں کے نصیب   تو نے بدلے بے نصیبوں بے سہاروں کے نصیب
آ بدل دے میری قسمت صاحبِ مقدور آ!
جگمگائے میری دنیا اے حسن کے نور آ!
تیری نظر حق نما نے حق نما پیدا کیے   گمراہوں میں تو نے وصفِ راہنما پیدا کیے
تو نے تاریکی سے انوار و ضیا پیدا کیے   تو نے بندوں میں خدا کے آشنا پیدا کیے
آ خدا کی آشنائی کا عطا کر نور آ!
جگمگائے میری دنیا اے حسن کے نور آ!
مرض پوشیدہ ہیں کب تیرے دلِ نباض سے   اے مسیحا دم! شفا ان لا دوا امراض سے
اب نہ تڑپا مجھ کو نگہ ناز کے اعراض سے   کر نظر واصف پہ اپنے دیدۂ فیاض سے
کر میرے بے چین دل کی التجا منظور آ
جگمگائے میری دنیا اے حسن کے نور آ

نور کی نگری

یہ جلوہ گہ حسن ہے یہاں آنکھیں بچھا جاؤں
عشاق کا قبلہ ہے یہاں سجدے لٹا جاؤں

یہ خاک مقدس ہے آنکھوں میں لگا جاؤں
کہتا ہے جنوں اس سے کچھ کر کے سوا جاؤں

مٹنا ہے مجھے عشق میں ہستی کو مٹا جاؤں

میں نور کی نگری کے ذروں میں سما جاؤں

قبلہ ہے میرا کعبۂ دیں نور کی نگری ہے
دنیا پہ مجھے عرش بریں نور کی نگری ہے

ہر خطۂ عالم سے حسیں نور کی نگری ہے
ہر نگری سے ممتاز تریں نور کی نگری ہے

مر کے بھی نہ جنت میں کبھی اس کے سوا جاؤں

میں نور کی نگری کے ذروں میں سما جاؤں

فطرت ہے عجب نور فشاں نور کی نگری میں
ہے نور کا آباد جہاں نور کی نگری میں

بخشش کا ہے اک سیل رواں نور کی نگری میں
مل جاتا ہے جو مانگیں یہاں نور کی نگری میں

منگتا ہوں اس در کا یہیں دیتا صدا جاؤں

میں نور کی نگری کے ذروں میں سما جاؤں

رحمت کے برستے ہوئے انوار ہیں گلیوں میں
حرکت میں یہاں عشق کے اسرار ہیں گلیوں میں

وہ نور نظر نور کے دلدار ہیں گلیوں میں
یہ خاک نشیں طالب دیدار ہیں گلیوں میں

مٹی بھی پس مرگ یہیں اپنی بسا جاؤں

میں نور کی نگری کے ذروں میں سما جاؤں

حمد الٰہی

یسبح للہ ما فی السموات وما فی الارض

حمد کس سے ہو سکے تیری خدا!

جبکہ تیری حمد ہے سب برملا

پھر حمد کس سے اور کون محمود، عبادت کس کی اور کون معبود، عرف کس کا اور کون عارف، وصف کس سے اور کون موصوف، نہ اس کا حصر نہ اس کی حد، الھکم الہ واحد ایک خالق ایک مخلوق، حدث سے قدم کی تعریف محال، لم یزل ولا یزال قلم' سیاہی، کاغذ، کاتب، کلام وزبان، سب حدث، نہ اس کی تعریف کیلئے حرف نہ وجود، لامحدود، ہر جگہ موجود، نہ جوہر نہ عرض، اللہ نور السموات والارض

نہ تھا کچھ تو خدا تھا' کچھ نہ ہوگا تو خدا ہوگا (ص ۶۷)

رسالت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات

جب خیر القرون قرنی کا وقت آیا اور شجر رسالت جڑ سے لے کر آہستہ آہستہ پتے، ٹہنیاں اور پھول نکالتا ہوا بار آور ہوا تو پہلے دین منسوخ ہو گئے اور باطل کو بیخ و بن سے اکھاڑ دیا گیا۔ آتش کدے سرد ہو گئے، قصر کسریٰ کے کنگرے گر گئے۔ بت پرستوں کے دلوں سے بتوں کی وقعت جاتی رہی۔ زمین و آسمان میں انوار بے نہایت غمام کی صورت میں ہویدا ہوئے، دین ہمیشہ کیلئے کامل کر دیا گیا۔ (ص ۱۵۱)

فسئل بہ خبیراً سے عارفین کی غلامی پر دلیل

اے بھائی! خدائے کریم تجھے نیک سمجھ عطا فرمائے اوراپنے فضل وکرم سے ان علینا للھدی کی رحمت سے اصل مقصود کی طرف راستہ دے' اہل دنیا تو درکنار' اہل دین کا علم بھی جو ظاہر پر حکم رکھتا ہے' عالم معلومات سے تجاوز نہیں کرسکتا۔ گو اجر کے لحاظ سے مغفرت اور عملی جامہ کے رو سے نعمت کا سبب ہے مگر اسی کو معراج کمال سمجھ لینا اصل مقصود سے محجوب رہنے کا باعث ہے۔ عزیزا! اس سے آگے عالم معروفات کا علم حجابات کے دور ہونے کے سوا نہیں ہے۔ جس کا حصول دائمی فکر صحیحہ اور فضل ایزدی کے بغیر ناممکن ہے، اور جس کا توسل بموجب ارشاد ایزد متعال فسئل بہ خبیرا کاملان و عارفان خدا کے خاک زیر پا ہونے اور صحیح اتباع کرنے کے سوا محال ہے۔

علم انوار است در جان رجال — نے زراہ دفتر و نے قیل وقال

علم در سینہ بسینہ آمدہ! — علم بے کینہ خزینہ آمدہ

"علم درسی نہ بود' در سینہ بود' عالم معروفات کا علم سراسر رویت اور عالم معلومات کا علم محض ظن۔ تو ان الظن لایغنی من الحق شیئا کے مطابق جب رویت کا حصول ہو' ظن باقی نہیں رہتا۔

(ص ۲۸۷۔۲۸۶)

ایک حدیث بخاری کی لاجواب شرح

بخاری کی حدیث قدسی کہ مقام قرب پر میں اپنے بندے کے ہاتھ، پاؤں، کان اور آنکھیں بن جاتا ہوں' کی شرح میں آپ فرماتے ہیں" یہ مسلمہ امر ہے کہ اس ذات پاک کا ہاتھ پاؤں بننا! نعوذ باللہ من ذالک کسی میں حلول کرنا تو درکنار ایسا گمان بھی کفر بلکہ شرک مطلق ہے۔ ہاں صوفیائے کرام کے نزدیک یہ فنا فی اللہ سے عبارت ہے۔ اور اس سے مقصود صفات انسانیہ کے فنا

ہونے اور رجحانات کے دور ہونے اور صفات خداوندی سے متصف ہونے کی رو سے ہے''۔اس مقام پر عبداللہ کی حقیقت اپنے رب سے واحد ہوجاتی ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ اپنے مکتوبات شریف دفتر سوم، مکتوب نمبر ۵۳ میں فرماتے ہیں کہ اس مقام پر انسان صفاتِ بشریت سے نکل کر صفاتِ الٰہیہ سے متصف ہوجاتا ہے۔یعنی انسان کا اختیار مطلق اٹھ جاتا ہے اس کے ارادے فنا ہوجاتے ہیں اور مامور من اللہ ہوجاتا ہے۔ (ص ۲۹۲)

حضور ﷺ کی مثل پیدا ہونا ممکن نہیں

پہلی دلیل: وعدہ کی رو سے قرآن مجید سے یہ ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ خاتم النبیّن ہیں اور از روئے وعدہ اب آپ جیسا کوئی پیدا نہیں ہوسکتا کیونکہ وہ قادر مطلق اپنے وعدہ کے ایفاء پر قدرت تامہ رکھتے ہیں اور بموجب کَانَ اَمرُہٗ مَفعُولًا کا ظہور ہوچکا ہے۔

دوسری دلیل: اس میں کلام نہیں کہ اس خلاق العلیم نے جیسا یہ سلسلہ انبیاء مرسلین ابتدا سے انتہا تک اور دنیا و مافیہا بلکہ تمام موجودات کو پیدا کیا ہے، ایسی مخلوقات یعنی اس کی مثل لاکھوں کروڑوں کی تعداد میں پیدا کر سکتے ہیں۔ بہرصورت اس امر پر قادر ہیں۔لیکن موجودہ دنیا جس کی ابتدا سے انتہا تک کیلئے فیصلہ ہو چکا ہے، حدیث شریف جَفَّ القَلَمُ یعنی ''قلم سوکھ گیا ہے'' کے مطابق اس میں تغیر و تبدل نہیں ہوسکتا ہے۔ اور ایفائے عہد کے مطابق لَا یُخلِفُ المِیعَادُ کی سنت کے موافق اب اس موجودہ دنیا میں یوم القیامہ تک نبی کریم ﷺ جیسا پیدا ہونا، احاطہ امکان سے باہر ہے۔ کیونکہ پھر میثاق النبیین کا فائدہ نہیں رہتا۔ (ص ۳۷۱)

اہلسنت نہ قدریہ ہیں نہ جبریہ

حضرت امام محمد باقرؒ نے فرمایا ہے کہ ہمارا ایمان جبر اور قدر کے درمیان ہے نہ ہم قدریہ ہیں اور نہ ہم جبریہ۔ اہلسنت و جماعت کے نزدیک یہ اعتقاد صحت کی رو سے نہایت بجا و درست ہے کہ نہ ہم قدریہ ہیں اور نہ ہی جبریہ اور قدریہ اور جبریہ کے درمیان صحت اس وجہ پر ہے کہ ہم قدریہ تو اپنے اعمال کی وجہ پر ہیں اور جبریہ من اللہ جزا یا سزا کی رو سے۔ قرآن مجید میں ہے کہ جو تجھے بھلائی پہنچے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جو تجھے برائی پہنچے وہ تیرے نفس سے ہے۔ (پ۵، ر۸) اس لئے بھلائی اور برائی دونوں کو اس عزیز الحکیم کی طرف منسوب کرنا خطا ہے لہٰذا دونوں کا مذہب باطل ہے۔ (ص ۲۶۵۔۲۶۴)

علم خداوندی: تو جاننا چاہئے کہ علم خداوندی ایک صفت بالذات ہے جو ذات پاک سے منفک (علیحدہ) نہیں ہے اور نہ ہی ہوئی ہے اور نہ ہی کبھی ہوگی اور نہ ہی اس کی وسعت کی کوئی حد ہے اور نہ حصر۔ جو کچھ ظہور میں آیا اور جو آنے والا ہے اور جو آ چکا ہے اس علیم خبیر کے علم میں ذرہ بے مقدار کی مانند بھی نہیں ہے۔ ہر شے کا علم متحقق ہے

اللہ والوں کا مشن، مقصود و مطلوب

ان کا مقصود وحصول دنیا نہیں بلکہ آخرت ہے۔ دنیا و مافیہا سے منہ پھیرے ہوئے، ہمہ تن ہمت اور طاقت سے اپنے مقصود و مطلوب کیلئے ساعی (یعنی کوشش کرنے والے) ہوتے ہیں اور فرمان ذوالجلال والاکرام ہے۔ لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى (پ۲۷، ر۷) ”ترجمہ: نہیں واسطے انسان کے مگر جس میں وہ کوشش کرے“

ان بندگان خدا کے نزدیک حیاتِ دنیا کوئی چیز نہیں ہوتی اور اگر ہوتی ہے تو آخرت کی حیاتی کیلئے۔ ان کا مقصد آخرت اور مطلوب مولا کریم (الانسان فی القرآن ص۲۲۴)

اللہ کا فرمانبردار ہونے کی برکت

جب انسان اپنے پروردگار کا فرماں بردار ہو جاتا ہے تو کوئی چیز اس کی نافرمان نہیں رہتی۔ (الانسان فی القرآن ص۲۲۲)

ولایت کیا ہے؟: ''ولایت دوستی اور محبت کو کہتے ہیں جو محض عنایات الٰہی پر منحصر ہے۔ اولیاء کرام کا معاملہ قلب سے وابستہ ہوتا ہے۔ جو کسی کسب سے حاصل نہیں ہوتا۔ مطلق ورودِ الٰہی اور ارادۂ الٰہی پر منحصر ہے (الانسان فی القرآن ص۲۲۱)

بندگانِ خدا کی توجہ کا اثر: ''بندگان خدا کی توجہ کا اثر قلب پر ہوتا ہے۔ اس کی تاثیر اور نور سے یکسوئی بلا کسب پیدا ہوتی ہے۔ تڑپا دیتی ہے حالت کو بدل دیتی ہے۔ روحانیت کو بڑھا دیتی ہے اور بہیمیت (شہوت) کی طرف بالکل متوجہ نہیں ہونے دیتی بلکہ اتحادی توجہ سے تو (مرید) بالکل سیرت وصورت ظاہر و باطن میں یکساں ہو جاتا ہے۔ (ص۲۲)

حقیقت دنیا کے بیان میں بلاغتِ قرآنی کے فیضان سے بھرپور اعلیٰ حضرت پیر کیلانی کا ایک پرنور بیان

یہ دنیا حرص وطولِ امل کا بے انتہا شجر، تفاخر اور خود غرضی کی ناؤ، سود کا قاعدہ، اندھا دھند معشوق بے وفا، جاہلیت کا مرکز، غفلت کی زندگی، مومن کا قید خانہ، دوست کیلئے بلا (یعنی آزمائش) بوڑھی دلہن، لباس مکر سے آراستہ، خوبصورت منقش سانپ، مہلک بیداد، عبث مایہ، مصائب اور

آفات کا سمندر پرخون، اس دنیا کا یافت وحصول مطعون۔ اَلدُّنیا ملعونٌ وَمافِیھا ملعونٌ ظلمت بے نور اَلدّنیا مَتاعُ الغُرور، صبح جس کونوازتی ہے شام کو گرادیتی ہے، اس کا فائدہ نقصان اور نقصان فائدہ۔ اس الٹ بیان کا کیا ٹھکانا۔ بس دھوکا اور فریب ہے اس سے دل کا لگانا'' (ص ۱۲۸)

حضرت کا شیطانی درد کیلئے تجویز کردہ نسخہ

فرمایا'' ایک شخص نے میرے پاس آکر شکایت کی کہ جب میں نماز پڑھنے لگتا ہوں تو میرے جوڑوں میں درد ہونا شروع ہوجاتا ہے اور بڑھتا جاتا ہے۔ چھوڑ دیتا ہوں تو دو چار دن کے بعد آرام آجاتا ہے۔ میں نے اس کو اچھی طرح ذہن نشین کرادیا کہ '' یہ بے نمازیت تیرے جوڑوں سے نکل رہی ہے، نماز نہ چھوڑنا، انشاءاللہ تعالیٰ بالکل صحت ہوجائے گی۔ لیکن (افسوس) وہ صبر و استقامت نہ رکھ سکا (ص ۲۶۱)

غافل انسان کیا کررہا ہے؟

غافل انسان اپنے انجام سے بے خبر، آزمائش کے میدان میں حرص و حظ کے بستر پر تکیہ لگائے، غفلت کی چادر اوڑھے، بے فکری کی نیند میں بے ہوش پڑا ہے وہ سعی اور کوشش جو مولیٰ کریم نے صراط المستقیم پر چلنے اور عین حقیقت کو پہچاننے کیلئے عنائت فرمائی تھی، وہ بے راہ اور بے محل میں صرف کررہا ہے۔ سعی کو تو آخرت کی راہ پر لگنا لگانا تھا۔ سو اس طرف تو بے بالکل بے توجہی رہی اور دنیا کے سامان عیش و عشرت اور حظوظِ نفسانی کیلئے خون جگر پی پی کر نہایت اخلاص سے طالب اور تمام عمر کوشاں رہے اور اسی کو مقصود سمجھے بیٹھے ہیں'' (ص ۲۱۹)

کیا شیطان کا سجدہ نہ کرنا اور پھر بارگاہ الٰہی میں مجادلہ کرنا مشیت الٰہی سے تھا؟

''یہ میدان مجادلہ جو ابتداہی سے پیدا ہو گیا۔ بعض کے نزدیک یہ مشیت ایزدمتعال سے ہی رنگ آمیزی ہوئی ہے۔ لیکن یہ قرآن مجید کے بالکل خلاف ہے۔ یہ رضاء الٰہی ہرگز نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ یہ غضبی صورت ہے نہ کی رحمی۔ نولہ ماتولّٰی (یعنی پھیرتے ہیں ہم اسکو جدھر کوئی پھرتا ہے) کی زبردست سنت اللہ جل شانہ کے مطابق یہ صورت پیدا ہوگئی (ص ۱۱۲)

نبی اور ولی کے بلند مقامات کا ذکر خیر اور ان میں فرق

اعلٰحضرت پیر کیلانی چھ بنیادی فرق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں'' (1) محققین اہل سنت و جماعت کے نزدیک ولی کا وجود عوام کے روح کی مانند ہوتا ہے اور نبی کا وجود ولی کے روح کی مانند (2) ولی کو بھید میں الہام سے اطلاع دی جاتی ہے اور نبی کو ظاہر وحی سے (3) کرامت ولی کیلئے اور معجزہ نبی کیلئے (4) ولایت کی انتہا نبوت کی ابتدا ہوتی ہے۔ (5) ولی سدا طالب اور رجوع الی اللہ میں ہے لیکن نبی (ہر لحظہ) مقصود کو پائے ہوئے واپس الی الخلق آنے والا ہے۔ (6) ولی ولایت کے اظہار سے معطل ہوتا ہے۔ لیکن نبی دعوائے نبوت کرنے والا ہوتا ہے۔ (ص ۲۱۳، ۲۱۴)

بدعقیدہ اور صحیح العقیدہ کے انجام میں فرق

''جن مسلمانوں کو مولیٰ کریم نے اپنے فضل وکرم سے بدعقیدگی کی گمراہی کے گڑھے سے بچالیا ہے گو وہ حقیقت تک نہ ہی پہنچ سکیں تاہم وہ صراط المستقیم پر حسن اعتقاد کے سہارے چل رہے ہیں اور بخشش ونعمت کے مستحق ہیں لیکن جو سوءِ اعتقادی کے دریا میں غرق ہو رہے ہیں کنارہ

نجات ان کیلئے عنقا (دور) ہوگیا ہے۔ نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیآت اعمالنا'

(ص ۲۱۵،۲۱٦)

بلند پایہ اولیاء اللہ کا معاملہ

بمصداق الھمۃ اسم الاعظم (یعنی ہمت ہی اسم اعظم ہے) بعض ہستیوں کی ہمت اس قدر بلند اورطاقتور ہوجاتی ہے کہ ان سے نہایت عجیب وغریب واقعات ظہور میں آتے ہیں۔ وہ ہوامیں اڑ جاتے ہیں، پانی پر چل سکتے ہیں، ہزار ہا کوس کی مسافت چند قدم میں طے کر لیتے ہیں۔ ان بندگان خدا کا وجود مثل لباس کے ہوجاتا ہے لیکن ان مردان خدا کا مقصود خرق عادت نہیں ہوتا ہے۔ عوام الناس کے نزدیک تو یہی ولایت اور کمال فقر ہے۔ حالانکہ یہ راستہ کا کھیل اور تماشا ہیں نہ کہ منزل مقصود (الانسان فی القرآن ص ۲۲۰)

کشف وکرامات بندگان خدا کے نزدیک؟

''ان ہستیوں سے بحالت اضطراری اور اختیاری دونوں طرح سے خرق عادت واقعات ظاہر ہوتے ہیں لیکن یہ انکی پرواہ نہیں کرتے اور نہ ہی ان کا ظہور چاہتے ہیں

؎ کشف کیا چیز ہے، کرامت کیا ہے استقامت ہے ولایت ساری

کشف وکرامات کو بندگان خدا نے حیض ونفاس سے تعبیر کیا ہے۔ لیکن اس کے معنی صرف حقیر و ناپاک چیز ہی نہیں بلکہ آثار بلوغت بھی ہیں۔ لیکن عوام کو سوائے بظاہر امور کرامت وغیرہ کے باطن سے کچھ علم وحصول نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ اسی کو معراج کمال تصور کرتے ہیں حالانکہ متقدمین اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے کرامت کا ظہور بہت کم پایا جاتا ہے کیونکہ ان

کا حوصلہ اور استعداد نہایت قوی اور بالاتر تھے۔(الانسان فی القرآن ص ۲۲۲)

ہمت کیا ہے؟ :ہمت باطنی ارادہ، قدرت اور فکر ہے۔ ظاہر و باطن کے سب کام انہی سے وابستہ اور انہی پر منحصر ہیں (ص ۲۲۹) اے عزیز! بظاہر طاقت سے عمل ظہور پکڑتے ہیں اور بباطن ہمت سے۔ جو قدرت ارادی ماسوا اللہ کی طرف متوجہ نہیں ہونے دیتی اور اپنے باطنی غور وفکر میں منہمک رہتی ہے وہ ہمت ہے الھمۃ اسم الاعظم صوفیا کرام کے نزدیک یہ دوسرا وجود ہے جو ملکی صورت کہلانے کا مستحق ہے (ص ۲۲۰)

روح کے میلان کے مطابق تمام اعمال کے نتائج مرتب ہوتے ہیں

فرمایا "ہر طرح کی قدرت روح سے ہے۔تو جس وجود کی روح کا میلان جسمانیت (یعنی حیوانیت و شہوت و بہیمیت) کی طرف ہو۔اس شخص سے دنیا و مافیہا کی طلب کے سوا اور کچھ صادر نہیں ہوتا ہے اور اس کا مقصود دنیا کی زندگی اور اس کا مطلوب سامان عیش و آرام وغیرہ ہی ہوتا ہے اور یہی اصل گمراہی ہے۔خواہ نمازیں پڑھے اور حج ادا کرے کیونکہ یہ جو کچھ بھی بظاہر کرتا ہے اگر اس سے اس کے باطن میں کوئی اثر پیدا نہ ہوتو بے سود ہے (ص ۲۲۹)

حجاب کیوں ہوتا ہے؟ "مقصود و حصول سراسر حجاب کے دور ہونے سے عبارت ہے اور حجاب افعال و اعمال کے اثرات کا نتیجہ ہوا کرتا ہے۔"

روز قیامت حضور ﷺ کی شفاعت صرف صحیح العقیدہ کو نصیب ہوگی

"عالم آخرت میں حضور ﷺ ان مومنین کیلئے جن کا اعتقاد صحیح ہوگا۔جن کے دین کی بنیاد درست ہوگی اور جن کا ایمان نور رسالت سے منور ہوگا۔آپ شفاعت کی رو سے انکے لئے رحمت

ہونگے۔ منکرین کیلئے سخت حسرت کا دن ہوگا۔آہ!اس دن علماء سوء (بدعقیدہ علماء) جن کے دلوں پر زنگ جم چکا ہے۔حرفوں کی سیاہی جن کے قلب پر حجاب بن چکی ہے۔وہ دیکھ لیں گے اور کہیں گے کہ کاش!اگر ضد پر نہ اڑے رہتے تو آج محروم نہ رہتے۔ (ص۱۸۵)

دو رکعت نماز باخلاص جاہل پر کتنی بھاری ہے

''سچ یہ ہے کہ جاہل کیلئے دو رکعت نماز باخلاص پڑھنا دوزخ میں داخل ہونے سے زیادہ دشوار ہے۔(الانسان فی القرآن ص۸۸)

اولیاء کے محض ظاہر کو دیکھنے والا گمراہ ہو جاتا ہے

''مردان خدا کا قول ہے کہ جس نے ہمارے ظاہر کو دیکھا وہ گمراہ ہوگیا اور جس نے ہمارے باطن کو پایا برسر راہ ہوا۔

کارِ پاکاں را قیاس از خود مگیر ہچوں باشد در نوشتن شیر و شیر

علم دین میں مشغول طبقہ کی توجہ کیلئے

فرمایا''ہیہات! آج کل تو معاملہ الٹ ہو رہا ہے عمل صالح تو در کنار علم کے حصول میں نیت ہی درست نہیں ہوتی۔عالم اور مناظر و مباحث بننے،فخر اور تکبر کی دستار باندھنے،حصول دنیا کا ذریعہ بنانے کیلئے عمر ضائع کر بیٹھتے ہیں اور فقط اسی یافت و یاب کو معراج کمال سمجھ لیتے ہیں تعجب تو یہ ہے کہ صرف اسی پر ہی بس نہیں ہے اولیاء کرام اور انبیاء کرام کے علم کو بھی اسی پر حصر کرتے ہیں بلکہ اپنے آپ کو ان سے اکمل و افضل جانتے ہیں اور اپنے زعمی مراتب کی وجہ سے جہالت کے دریا میں ایسے مستغرق ہوئے ہیں کہ اَنَا خَیْرٌ مِّنْہُ سے سر نکالنا ناممکن ہوگیا ہے۔الامان (ص۱۴۱)

شیطانی نسبت کا انجام: دو نسبتیں ہیں یکے رحمانی، یکے شیطانی۔ دوسری نسبت والا گروہ سرتاپا شیطانی تصرف کا شکار ہو کر ہمہ تن اسکی صفات سے متصف ہو جاتا ہے اور ارشاد ربانی کے مطابق ''کہ تجھ سے اور تیرے ماننے والوں سے جہنم بھر دوں گا'' کے زمرہ میں گرفتار ہوتا ہوا ہمیشہ ہمیشہ کیلئے دوزخ کا ایندھن بن جاتا ہے۔ (ص ۱۱۳)

دنیا کی مذمت: فرمایا! ''ابلیس لعین کو سوائے رغبت دلانے کے زیادہ مکلف نہیں ہونا پڑتا۔ کیونکہ دنیا و مافیہا کے ساز و سامان سراسر گمراہی اور غفلت پر مبنی ہیں تاہم انانیت کی نسبت شیطان رجیم و لعین سے (براہ راست) منتسب ہے'' (ص ۱۱۴)

دنیا کا طالب انسان ہی جانوروں سے زیادہ بدتر ہے

قرآن حکیم میں فرمایا ''وہ لوگ چوپاؤں کی مانند ہیں یا ان سے بھی زیادہ گمراہ''۔ کیونکہ چوپایہ اپنی تخلیق میں کامل ہے اور حکم خدا اور ذکر خدا سے غافل نہیں۔ لیکن انسان باوجود اشرف المخلوقات ہونے کے چوپایہ کی طرح ہو تو زیادہ گمراہ ہے ایسا شخص خواہ نماز بھی پڑھے، عبادت و ریاضت بھی کرتا ہو، تاہم اس کا رجوع الی الدنیا اسی کا مقتضی ہوتا ہے کہ اس کے اصل مقصود وحصول فی الآخرت کو مفقود کر دے (یعنی ختم کر دے) اور اپنی التجاؤں اور دعاؤں کی انتہا حیات دنیا ہی میں مقید رکھے۔ (ص ۱۱۵)

جسمانیت پر روحانیت غالب کرنے کا طریقہ

جو شخص اگرچہ محض فرائض ادا کرتا ہو اور باقی سارا وقت خواہ اپنی روزی کی ضرورت کے تحت کاروبار میں صرف کرتا ہو مگر دنیا و مافیہا سے متنفر اور آخرت کی دھن میں متفکر ہو اس کی نسبت فی الآخرۃ آہستہ آہستہ مستحکم اور مضبوط ہوتی جائیگی اور نسبت ارضیہ و نفسانیہ رفتہ رفتہ کمزور ہوتی

جائیگی گویا جسمانیت پر روحانیت غالب ہوتی جاتی ہے۔(الانسان فی القرآن ص ۱۱۶)

حضور ﷺ کو نور نہ ماننے والوں کو سرکار سے عداوت ہے

فرمایا "تعجب ہے کہ کتاب کو جو کاغذ سیاہی اور حروف والفاظ کی شکل وصورت میں ہے کو نور ماننے پر مصر ہیں (یعنی بضد ہیں) تو حضور ﷺ کے نور مان لینے میں کس وجہ پر انکار ہے؟ کوئی خاص عداوت ہے جس پر انکار کا انحصار ہے۔(ص ۱۳۱)

صفات حسنہ سے تغافل کی مذمت: فرمایا" روشنی ،طہارت، بلندی، ہدایت ان سب میں انسان مکلف ہے۔ اور ذوالجلال والاکرام کے فضل کا محتاج ہے لیکن اندھیرا نجاست، پستی اور ضلالت (گمراہی) کیلئے مکلف ہونے کی ضرورت نہیں ہے یہ سب خود بخود ہی موجود ہے۔ صرف پہلی صفات حسنہ سے تغافل ہی کافی ہے"(ص ۱۴۹)

دور حاظر میں سب سے بڑی ملامت خود "شریعت" پر عمل ہے

ئ بندگان خدا نے ریا کاری سے نفور اور اخلاص کے میدان میں قدم جمانے کیلئے ملامت کو اختیار کیا۔لیکن آج کل تو صرف شریعت کی پابندی اور سنت نبی کریم ﷺ پر عمل ہی اعلیٰ درجے کی ملامت ہے۔مخلصوں کیلئے یہ وقت نایاب اور قیمتی ہے کیونکہ آج کل معاملہ الٹ ہو رہا ہے۔ عوام شریعت کے خلاف چلنے والوں کو ولی سمجھتے ہیں اور پابند شریعت کو حقیر خیال کرتے ہیں (ص ۱۴۳)

ہدایت کا معیار: "پس ہر ایک انسان کو اس ترازو سے اپنی حالت کو جانچ لینا اور معلوم کر لینا چاہئے کہ اگر اسلام کیلئے میرا سینہ کشادہ ہے اور اعمال صالح میرے لئے آسان ہو رہے ہیں اور

ذوق وشوق میرے لئے روحانی غذا بن رہا ہے۔تو ضرور میرے واسطے خداوند کریم کا ارادہ خیر ہے اور ہدایت کی امید ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اگر نعوذ باللہ طبیعت کا رخ دوسری طرف دیکھے تو استغفار مانگے اور توبہ کرے" (ص ۱۴۶)

عظمت انسان: خداوند کریم ذوالجلال والاکرام نے انسان کو اشرف المخلوقات اور اپنی محبت کا امین بنایا ہے۔(الانسان فی القرآن ص ۱۴۶)

حضور ﷺ کو دل نہ دینے والا ہدایت سے محروم ہے

قرآن حکیم میں فکروتدبر سے دیکھیں تو جو قرآن مجید میں ارشاد فرمایا گیا "اے محبوب کیا آپ اندھوں کو ہدایت عطا فرمائیں گے" تو اس کا مفاد اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس شخص کو جو دل کی آنکھ سے نبی کریم ﷺ کو نہیں دیکھتا وہ ہدایت سے اندھا اور محروم ہے۔(ص ۲۱۷)

مسلمان کیلئے حدوداللہ کی اہمیت: مولیٰ کریم نے اپنے فضل سے بذریعہ حضور نبی کریم ﷺ ہماری نجات کیلئے شریعت غزا کے حدود مقرر فرمادیئے ان سے تجاوز کرنا ہر قسم کی گمراہی کا باعث ہے۔(الانسان فی القرآن ص ۵۳)

صاحبِ "نسبت سر" کا مقام

"عزیز! جان کہ انسان کی نسبت اس ذات پاک سے سر کے میدان میں متحقق بالذات ہونے کے سوا نہیں ہے اور یہ نسبت انسان اس ذوالجلال والاکرام کیساتھ واقعہ ہے اور قرب باری تعالیٰ کے سوا یہ کسی مقام ومحل کی مقید نہیں۔عروج ونزول سے منزہ، مدارج ومنازل سے مبرا، اس کے بیان کیلئے زبان نہ وہم نہ گمان۔سب عوارضات سے ورا، باخدا"۔

جسم انسانی میں کان کی اہمیت

ہر وہ آواز جو کانوں تک پہنچتی ہے دل میں جاگزیں ہو کر باعث رشد وہدایت ہوتی ہے اس لئے ہدایت کا پہلا زینہ ہی کان ہے۔(ص ۴۷)

دل کی عبادت

دل کی عبادت مطابق فرمان الٰہی فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ (یعنی تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا) محض یاد الٰہی اور معرفت خداوندی ہے۔(الانسان فی القرآن ص ۴۷)

دعا اور توبہ کا مقام

دراصل مولا کریم کا معاملہ انسان کیساتھ ایسا خاص ہے جو کسی اور مخلوق کو نصیب نہیں۔یہی وجہ ہے کہ سخت سے سخت گنہگار بھی جب مولیٰ کریم کے دربار میں غلطی کو تسلیم کر کے گڑگڑاتا اور تہہ دل سے توبہ کرتا ہے۔تو اسی وقت اس پر رحمت کی برسات برسنے لگتی ہے اور کوئی گناہ اس کا باقی نہیں رہتا۔(الانسان فی القرآن ص ۴۳)

معرفت الٰہی میں عقل کی عاجزی: معرفت الٰہی عقل وقیاس کا راستہ نہیں بقول بزرگے "عقل بڑی چیز ہے لیکن جس ترازو سے سونے چاندی کو وزن کیا جائے یہ نہیں ہو سکتا کہ اس سے پہاڑ کو بھی تول سکیں۔" (الانسان فی القرآن ص ۷۶،۷۷)

معرفت ومعیت الٰہی محض فضل سے ہے

عالم امر سے بدرجہا بالاتر اللہ احکم الحاکمین کی ذات معلیٰ ہے۔جس کے عرف (معرفت) یا معیت کا علم محض فضل ایزدی سے وابستہ ہے (ص ۸۲)

انبیاء ومرسلین کی عظمت سے انکار کا سبب' خود عظمت نبوت کا نہ پہچاننا ہے

فرمایا ''تو جب بندگان خدا اور مردان اللہ کے حال کی نسبت جو جانیں یا کہیں وہ خود ہم آپ ہی ہوں تو انبیاء کے حال سے تو کسی ولی کو بھی حصہ نہیں ہے۔ مگر بہت کم اور عوام تو اس میں از حد عاجز ہیں اور یہی باعث انکار ہے کیونکہ قاعدہ ہے کہ جب انسان کسی چیز کی حقیقت سے عارف اور شناسا نہ ہو تو وہ اس سے انکار کر دیتا ہے۔ مطابق فرمان ''بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ (پ۱۱،ر۹) ترجمہ: حقیقت یہ ہے کہ جس چیز کے علم پر قابو نہ پا سکے اس کو (نادانی سے) جھٹلا دیا اور ابھی اسکی حقیقت ان تک آئی ہی نہیں۔ (الانسان فی القرآن)

قرآن مجید میں انبیاء ورسل کی نسبت ذنب وظلم کی ایسی مجتہدانہ شرح کہ جس سے عصمتِ نبوت ظاہر ہو

(عام مومن اور انبیاء کے) مراتب اور مدارج میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ ایک کے گناہ دوسرے کے ثواب ہیں بلکہ ہم کو تو نبیوں اور رسولوں کے گناہ بھی نصیب نہیں ہیں مثلاً حضرت یونس علیہ السلام سے جو قصور سرزد ہوا وہ محض غیرت اسلام اور کفر سے بیزاری تھا۔ لیکن عتاب میں گرفتار ہوئے اور فرمایا اگر یونس علیہ السلام معافی نہ مانگتے اور اپنے رب کی تسبیح نہ کرتے تو قیامت تک مچھلی کے پیٹ میں ہی رہتے لیکن ادھر اگر آج کسی کو وہ غیرت نصیب ہو تو بلاشبہ ولی اللہ ہے۔ اسی لئے کہا گیا ہے کہ حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَيِّئَاتُ الْمُقَرَّبِيْنَ وَحَسَنَاتُ الْمُقَرَّبِيْنَ سَيِّئَاتُ الْعَاشِقِيْنَ وَحَسَنَاتُ الْعَاشِقِيْنَ سَيِّئَاتُ الْوَاصِلِيْنَ یعنی ابرار کی نیکیاں مقربین کی برائیاں ہیں در مقربین کی نیکیاں عاشقین کی برائیاں ہیں اور عاشقین کی نیکیاں واصلین کی برائیاں ہیں۔''

عوام کے نزدیک یہ عجیب بات ہے کیونکہ گناہ اور ثواب دو متضاد فعل ہیں تو پھر ایک کے گناہ دوسرے کیلئے ثواب کس طرح ہو سکتے ہیں؟ اے عزیز! خداوند کریم تجھے نیک سمجھ عطا فرمائے اور تیرے علم کو زیادہ کرے۔ یہ گناہ و ثواب حال کے تغیر سے ہے۔ فعل کے صادر ہونے سے نہیں ہے۔ جب واصل کا کسی خطا کے باعث تنزل ہوتا ہے تو وہ اپنے مقام وصل یعنی اس حال سے جس میں اسے مشاہدہ اور لقاء اطمینان تھا، گرایا جاتا ہے تو وہ وصل کیلئے درد فرقت میں بے قرار ہوتا ہے اور عاشق اپنے مقام درد اور محبت میں خوش ہوتا ہے تو گویا واصل کا حال تنزل کی صورت میں عاشق کی مانند ہوتا ہے اور عاشق جب کسی وجہ سے اپنے مقام سے گرتا ہے تو مقرب کے مقام میں آجاتا ہے اور اس عشق و محبت کیلئے بے قرار ہو جاتا ہے جو اسے حاصل تھا اور مقرب گا ہے۔ درد و الفت کی ہوا سے لینت قلب سرور پاتا اور خوش ہوتا ہے۔ اسی طرح مقرب کسی غفلت سے چار و ناچار ابرار ہوتا ہے۔ (ص ۲۱۴)

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ کے معانی

عالم موجودات یعنی عالم ناسوت سے عالم جبروت لطیف، اور عالم جبروت سے عالم ملکوت لطیف تر ہے اور عالم ملکوت سے عالم لاہوت لطیف در لطیف ہے اور عالم لاہوت سے عالم ہاہوت لطیف در لطیف ہے اور ذات معلیٰ، خالق کل، ان سب عالموں سے بالاتر لطیف در لطیف در لطیف ہے۔ لاتدرکہ الابصار نہیں پا سکتیں اس کو آنکھیں (پ ۷، ر ۱۹) اس لئے اس آنکھ سے دیدار الٰہی کا ہونا محال اور ناممکن ہے لیکن یہ اس کے منافی نہیں ہے کہ دیدار الٰہی نہ کسی کو ہوا اور نہ ہی ہوگا (ص ۹۷) اے بھائی! (خداوند کریم تجھے نیک سمجھ عطا فرمائیں) لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ سے

مرادادراک اوراحاطہ ہے جوواقعی ناممکن اورمحال ہے۔ کیونکہ چگونگی ذات باری تعالیٰ میں عمراً ہے تو بھلااس خالق کون ومکان بے مثل و بے نشاں کی کنہ یااس کی ذات لئے نہایت کاادراک اوراحاطہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے۔ جوخود بِکُلِّ شَیٍٔ مُحِیْط ہے (ص۲۴۲)۔اس لئے تجلیات مشاہدہ دیدار یہ سب روا بلکہ مقصود ہےاور چگونگی یا کماحقہ مشاہدہ محال (ص۲۴۵)

علم کی تین اقسام: فرمایا ''بھائی! علم اجمالی صورت کے لحاظ سے تین نوع پر منقسم ہے ایک ظاہری جس میں عوام وخواص سب مشترک ہیں جیسے آیات محکمات ،احکام اور امرونواہی ۔ بشارت ونذارت ومتشابہہ ۔دوسراعلم باطنی ہے جوصرف خواص کا حصہ ہے۔عوام اس کے حامل نہیں ہوسکتے۔تیسراعلم وہ ہے جو بندے اور خدا کے درمیان ہے نہ تواس کاذکرعام سے ہوسکتا ہے نہ خاص سے۔ پہلا ظاہرعلم سے ہے۔دوسراعلوم باطنیہ ہےاورتیسرااسرارالٰہیہ سے ہے۔(ص۱۹۰)

لباس التقویٰ: لباس التقویٰ عالم مثال کا شجر ہے۔جس کاعلم خواص کے سواعوام الناس کونہیں ہے یہ لباس جنت کے سوانہیں ہےاور جنت اس لباس کے سوانہیں ہے۔ ہردولازم وملزوم ہیں۔

جنت ودوزخ: جنت ودوزخ موت کے بعد ہی ظاہر ہوں گے۔ جنت ایمان اوراعمال صالحہ کا اوردوزخ کفراور بداعمالیوں کانتیجہ ہوگا (ص۱۰۱)

اطاعت اور اتباع: اطاعت اور اتباع کے معنی ایک ہی سمجھے جاتے ہیں لیکن ان دونوں میں زمین وآسمان کافرق ہے

اطاعت حکم کی تعمیل ہے جو بیگانگی ہےاور اتباع یگانگی ،حکم ماننااوراس پرعمل کرنااطاعت ہے اور اتباع قدم بقدم چلنا مطابقت ہے۔اللہ نے مومنوں کومطلع فرمایا'' کہہ دواے میرے حبیب!

اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو یا رکھنا چاہتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا (ص۲۱۲، ص۲۱۳)

حال کی تقلید کا مسئلہ

حال کی تقلید بغیر حال کے کسی طرح نہیں ہو سکتی۔ ہم لوگ صرف اعتقاد کی شمع اور روشنی سے اس کے فضل کی امید پر ساعی (یعنی کوشش کرنے والے) ہیں (ص۲۱۳)

تین چیزیں جنکی حد کو خواص بھی نہیں پہنچ سکے

حضرت ابوالحسن خرقانی قدس سرہ، قطب زمان فرماتے ہیں کہ تین چیزوں کی کنہ (آخری حد) کو میں نہیں پہنچ سکا۔ (۱) معرفت الٰہی (۲) نبی کریم ﷺ کے درجات (۳) نفس کی شرارت (ص۲۱۷)

مجرموں کو بوقت موت سب نظر آجاتا ہے

مجرم موت کے بعد جب اس وجود سے انتقال کرتا ہے تو آنکھ کھل جاتی ہے کہ آہ! جس کی طلب میں رات دن جان و دل سے عاشق تھا وہ میرے کام نہ آسکی اور آخرت کا میدان خالی رہ گیا۔ جس میں بے سروسامان بلکہ گناہ کا بوجھ اٹھائے ہوئے داخل ہونا پڑا۔ مثل خواب دنیا کی زندگی میں اصل مقصود کو بھول کر محض لہو ولعب ہی میں نایاب وقت کو کھو بیٹھا اور آج حسرت کے سوا کچھ حاصل نہ ہوا (ص۲۲۹)

وقت کی قدر کی نصیحت

کاش آج اس وقت کی جو ہوا سے تیز جا رہا ہے قدر ہوتی۔ اپنی سعی کو گمراہ نہ کرتے اور اس بے بہا دولت ہمت کو (سیدھی) راہ پر صرف کرکے ابدی فلاح حاصل کرتے'' (ص۲۲۹)

سمع و بصر کی حصولِ علم میں اہمیت

حواس خمسہ میں سب سے زیادہ متاثر سماعت اور بصارت ہے انہی کے ذریعہ سے سماعتِ دماغی اور قلبی ہوتی ہے۔ کسی علم کا حصول ان دونوں قوتوں کے بغیر نہیں (ص ۲۴۳)

منافق اور فاسق میں فرق: منافق اور فاسق کا فرق صرف اتنا ہے کہ منافق تصدیق قلبی سے محروم ہے اور فاسق باوجود تصدیق قلبی کے بے نصیب ہے اور باوجود راہ راست پر ہونے کے رجوع سے کاہل ہے اور ہدایت کی طرف نہیں آتا۔ اپنے اعضاء سے احکام خداوندی کی فرمانبرداری نہیں کرتا۔ (الانسان فی القرآن ص ۲۴۴)

عام بیلیوں کیلئے لمحہ فکریہ

فرمایا "عوام کا قاعدہ اور دستور ہے کہ جب کسی کتاب سے یا کہیں سے کوئی نصیحت پڑھتا یا سنتا ہے تو کہہ دیتا ہے کہ "جی درست ہے۔ سب حق اور سچ ہے ہماری بدنصیبی ہے یا کہتا ہے کہ جی دعا کرو خداوند کریم مجھے بھی ہدایت دے" لیکن یہ ایسا انکار ہے جو اقرار کے رنگ میں ظاہر ہو رہا ہے۔ بعض کفار بھی ایسا ہی کہتے کہ اگر اللہ ہمیں ہدایت دیتا تو ہم ہدایت یاب ہو جاتے۔ جبکہ معاملہ اس کے برعکس ہے اور وہ اس قول میں کاذب ہیں چنانچہ مولیٰ کریم قرآن مجید میں صاف ارشاد فرما رہے ہیں کہ جو شخص دل سے رجوع کرتا ہے ہماری راہ میں محنت کرتا ہے ہم ضرور اسے اپنے راہ دکھاتے ہیں (پ ۲۱، ر ۳) بلکہ فرمایا اس کو ہدایت دینا ہمارے ذمہ ہے۔ یھدی الیہ من ینیب ایک جگہ فرمایا "اِنَّ عَلَینَا لَلھُدٰی" (ص ۲۴۵)

اللہ کی بارگاہ میں دعا کی اہمیت

جب تک انسان مولیٰ کریم سے طالب نہ ہو، التجا نہ کرے وہ غنی عن العالمین بھی اس کی پرواہ نہیں کرتا۔ مولیٰ کریم سوال کرنے والے پر خوش ہوتے ہیں، رد نہیں کرتے حتیٰ کہ بار بار التجا پر زیادہ خوش ہوتے ہیں اور قبول فرماتے ہیں اور نہ مانگنے والے کی صرف یہ نہیں کہ پرواہ نہیں کرتے بلکہ ناراض ہو جاتے ہیں۔ (الانسان فی القرآن ص ۲۳۴)

مَاأنتَ بمسمَع مَن فی القبور کے معانی

اغلب امید ہے کہ بعض کوتاہ اندیش اس کے معنی قبرستان والے مردے ہی سمجھیں گے لیکن یہ سخت جہالت اور کوتاہ فہمی ہے کیونکہ یہ ساعت تو تبلیغ دین و اسلام کی ہے جو زندہ کیلئے ہے۔ اصحاب القبور رمردہ کیلئے نہیں۔ قرآن کی رو سے متقی زندہ ہے اور کافر مردہ ہے (ص ۲۴۶)

محققین کے نزدیک یہ موت خواہش نفس کے سبب سے ہے اور حیات محبت الٰہی کے باعث سے۔ یا موت محرومی کے سبب سے ہے اور حیات معرفت کے باعث سے (ص ۲۴۷)

حیات نوری کیا ہے؟: قرآن مجید میں ارشاد ہوا اَوَمَن کَانَ مَیتاً فَاَحیَینٰہُ وَجعلنا لہٗ نوراً یَمشِی بِہٖ فِی النَّاسَ الخ "بھلا جو شخص پہلے مردہ تھا پھر ہم نے اسے زندہ کر دیا اور اس کیلئے نور کر دیا کہ وہ اس کے ذریعے سے لوگوں میں چلتا پھرتا ہے۔ کیا یہ اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جو اندھیرے میں پڑا ہوا اور اس سے نکل ہی نہ سکے"۔ جب حضرت شاہ کرمانی قدس سرہ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی تو فرمایا کہ اس حیات (حیات نوری) کی تین علامتیں ہیں۔ (۱) خلق سے عزلت (۲) حق تعالیٰ کیساتھ خلوت (۳) زبان و دل سے ذکر پر ہمیشگی کرنا۔ (ص ۲۴۸)

حیات اولیاء اللہ بعد از وصال کے دلائل

حضرت علی ہجویری عرف داتا گنج بخش صاحب لاہوری قدس سرہ نے کشف الاسرار میں لکھا ہے کہ ''معرفت کے سبب سے جو حیات ہوتی ہے وہ اور ہے اور حیاتِ بشریت اور۔ اہلِ عالم حیاتِ بشریت سے زندہ ہیں اور اولیاء اللہ حیاتِ معرفت سے۔ایک دن ہوگا حیاتِ بشریت ختم ہو جائیگی۔ بحکم کل نفس ذائقۃ الموت۔لیکن حیات معرفت ہرگز ختم نہ ہوگی۔ فلنحیینہ حیٰوۃ طیبہ یعنی فرمایا ہم ضرور بالضرور اس زندگی سے زیادہ پاکیزہ وطیب زندگی انہیں عطا فرمائیں گے اور یہی مضمون ہے المومن حی فی الدارین یعنی مومن دونوں جہان میں زندہ ہے

نمیرد ہرکرا جانش توباشی

خوشا جانے کہ جانانش توباشی

ص(۲۴۷،ص۲۴۸)

اہل قبور کو سلام کہنے کے بارے میں آپ کا عقیدہ

حدیث شریف میں ہے کہ صاحب قبر کو سلام دینا چاہئے اور یہ بھی ثابت ہے کہ وہ یہ بھی جانتا ہے کہ میری قبر پر چڑیا نر ہے یا مادہ (الانسان فی القرآن ص ۲۵۵)

مماتی گروہ کا رد: کئی نافہمی اور جہالت کی وجہ سے انبیاء کرام کی نسبت یہ اعتقاد رکھنا سعادت مندی خیال کرتے ہیں کہ وہ مر کر مٹی ہو گئے ہیں۔نعوذ باللہ من ذالک۔وہ اس کو اثبات التوحید سے تعبیر کرتے ہیں کیونکہ اس گروہ کے نزدیک خداوند کریم ذوالجلال والاکرام کے سوا حیاتِ ابدی کا ہونا شرک ہے اور یہ سراسر نادانی اور جہالت ہے۔مولیٰ کریم نے انسان کو حیات ابدی سے حصہ دیا ہے (ص۲۵۴)

پیرومرشد کا وسیلہ: سنت اللہ جاری ہے اور تا قیامت جاری وساری رہے گی کہ ہر فعل اور حال کیلئے کوئی راہنما ہو، استاد ہو، فرمان مولا کریم ہے وابتغوا الیہ الوسیلہ "اے ایمان والو ڈھونڈو اس کی طرف وسیلہ" اگر بموجب قرآن شریف صحیح وسیلہ کے ذریعے کسی طریقہ کے سلسلہ میں داخل ہوکر وردو وظیفہ کیا جائے تو یہ حال مطابق نسبت ولایت کے مترادف ہوجاتا ہے (ص ۲۵۸)

مومن سے اسکے مدارج کے مطابق گناہ پر گرفت درحقیقت فضل الٰہی ہے

جب مومن سے کوئی لغزش ہوتی ہے تو اس کو گرفت کی جاتی ہے تا کہ اس میل کچیل سے صاف ہو کر درست ہوجائے۔ مومنین کیلئے اس میں تین درجے ہیں۔ پہلا شخص گناہ کو تو جانتا ہے لیکن اس کے ارتکاب سے اس کی طبیعت کو احساس بہت کم ہوتا ہے۔ توبہ واستغفار سے معافی حاصل کر لیتا ہے اور سوائے ندامت کے اس کے بطن پر اس کا کچھ اثر نہیں ہوتا۔ دوسرے شخص سے اگر کوئی غلطی ہو تو وہ طبیعت میں ایک کمی محسوس کرتا ہے اور تیسرا اگر کسی خطا کا مرتکب ہو (لیکن یاد رہے کہ ان کی خطا عوام کی مثل نہیں ہوتی بلکہ عوام کا فعل اور ان کا خیال برابر ہوتا ہے) تو ذرا سی غلطی کی وجہ سے ان کی حالت سخت دگرگوں ہوجاتی ہے اور بیمار ہوجاتے ہیں۔ بعض اوقات تو جب تک حالت درست نہ ہوجائے ہوش وحواس بھی قائم نہیں رہتے۔ ان پر غضب رحمت کے مترادف ہوتا ہے یہ مدارج احساس خداوند کریم کی توفیق اور مہربانی سے ہوتے ہیں۔ سب سے سخت اور بدتر گناہ وہ ہوتا ہے جس کا احساس نہ ہو بلکہ عین غضب الٰہی کا باعث ہے۔ کیونکہ ایسی حالت میں توبہ اور اصلاح ناممکن ہوتی ہے۔ (ص ۴۴)

انبیاء کے علم غیب کا قرآن سے ثبوت اور نہ ماننے والوں پر آپ کا اظہار افسوس

آیت (پارہ ۱۳ رکوع ۴) ''یہ میری قمیص لے جاؤ اور اسے میرے والد صاحب کے چہرہ پر ڈال دو تو وہ بینا ہو جائیں گے۔'' سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو علم تھا کہ جب کرتہ منہ پر ڈالا جائے گا تو آپ بصیر ہو جائیں گے اور اس سے انکار کوئی صاحب ایمان نہیں کر سکتا۔ تو ثابت ہوا کہ علم غیب پیغمبروں، اور نبیوں کو مولیٰ کریم عطا فرماتے ہیں۔ افسوس تو اس بات کا ہے کہ علم غیب کی نفی کرنے والے صاحبان نبیوں اور مرسلوں کے حال کو اپنی حالت پر متصور کرتے ہوئے محض اسی ضد پر رہ کر اصل معاملہ سے اعمٰی اور ناواقف ہیں۔ ان بزرگ ہستیوں پر اپنے ضمیر کو مدنظر رکھتے ہوئے اعتراض کرتے وقت حیا سے کام نہیں لیتے۔ (ص ۱۹۹)

محققین کے کلام کی اہمیت

ہر ایک (عالم دین) نے اپنی سمجھ اور استعداد کے مطابق بیان کیا ہے اور وہ اپنی وسعت کے لحاظ سے حق پر ہے لیکن محققین کا کلام اصح اور جامع ہے جن کو فضل ایزدی نے علم لدن سے نوازا ہے۔

(ص ۷۲)

اللہ کا رستہ پانے کا آسان طریقہ

حضرت امیر کبیر علی ہمدانی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ ''اگر تو چاہے کہ مولیٰ کریم کا رستہ پائے تو زمین و آسمان میں نہ ملے گا اپنے دل کے گرد پھر پالے گا'' (ص ۴۷)

محبت، ضرورت اور رغبت میں فرق

محبت اور چیز ہے اور ضرورت اور رغبت اور چیز، ہر ایک انسان اور حیوان کو خوراک کی ضرورت

ہے جس کے بغیر چارہ نہیں۔ اسلئے جب خواہش کی گئی چیز اس کو نہیں ملتی تو اس کی طلب میں بے قرار ہوتا ہے، مل جانے پر بڑا خوش ہوتا ہے، لیکن سیر ہو کر کھا لینے کے بعد جب ضرورت نہیں رہتی تو اسی چیز کو جس کی طلب میں پہلے بے قرار تھا' دوبارہ کھانے سے کراہت اور نفرت پیدا ہوتی ہے۔ تو محبت اور کراہت میں کیا نسبت؟ دوسری رغبت۔ سو ہر جنس کو اپنی جنس سے رغبت ہے۔ گو یہ محبت کے قریب ہے مگر اس میں بھی کچھ نہ کچھ غرض پائی جاتی ہے۔ جو محبت کی ضد ہے۔ خالص محبت میں غرض کا پایا جانا عیب ہے۔ محبت محض محبوب کیلئے ہی خاص ہوا کرتی ہے۔ غرض وجود کی کسی حاجت روائی کا نام ہے اور محبت میں وجود بلکہ جان بھی کوئی وقعت نہیں رکھتی۔

(ص ۹۱)

دل میں نورِ ایمانی کی پہچان

ہر ایک چیز اپنی ضد سے پہچانی جاتی ہے اور گناہ وصواب حال کے تغیر کا سبب اور دل کی زندگی اور موت کے موجب ہیں۔ تو جب تک دل نور ایمانی سے روشن اور زندہ ہے معصیت (گناہ) کی پہچان اور اطلاع ضرور ہوتی ہے۔ (ص ۱۵۳)

نبی عبدہ ورسولہ اور لباس بشری میں کیوں آئے؟

بشراً رسول اور عبدہ ورسولہ میں تو کسی کو بھی کلام نہیں بلکہ یہ لازمی اور ضروری ہے تا کہ ہماری تعلیم میں جنسیت اور مطابقت کے لحاظ سے آسانی ہو سکے اور تا کہ نسبت فیض کا ورود با آسانی پہنچ سکے۔ ورنہ اگر عدل وانصاف سے کچھ بھی موازنہ ہو تو معلوم ہو گا کہ حضور ﷺ کی بشریت کی خاصیت وحقیقت تو درکنار، ظاہراً بھی کوئی چیز ہماری مثل نہ تھی (اس کے بعد آپ نے تفسیر فتح

العزیز، شاہ عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ، پارہ عم، صفحہ ۲۱۸ سے ۴۴ وہ خصوصیات نبوی بیان کی ہیں کہ جو صرف آپ کا ہی خاصہ ہیں) (ص ۱۵۴)

نفس امارہ اور ایمان و صراط مستقیم کی راہیں الٹ ہیں

یہ میدان آزمائش ہے اور نفس کا حجاب ایسی بلا ہے کہ اس سے بچنا اور صراط المستقیم پر چلنا آسان کام نہیں۔ نفس کا سب حکم ظاہر پر ہے اور ایمان کی سب رویت اور حقیقت یومنون بالغیب پر ہے۔ آج کون ہے جو اسلام کے چہرے اور نور ایمانی سے عارف ہو کر انوار اور لینت قلب کا بے بہا خزانہ پا سکے؟ جبکہ سراسر خواہشات اور حیات الدنیا کے فریفتہ اسلام اور قوم کی ترقی اور بہبودی کا انحصار مال و جاہ دنیا پر ہی سمجھ رہے ہیں۔ (ص ۲۳۶)

حضرت کے نزدیک سچی طلبِ حق کیسے پیدا ہو گی؟

مومن رب العالمین کے دربار میں حاضر ہونے کی اور اس کی ملاقات کی امید رکھتا ہے اور کافر نہیں رکھتا۔ کافر حیات آخرت اور ملاقات رب العالمین کا منکر ہے اس لئے وہ حیات الدنیا پر راضی و مطمئن ہے۔ اگر مومن باوجود ایمان کے مدعی ہونے کے رَضُوا بِالْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَ اطْمَاَنُّوا بِھَا ہے تو ایمان اور ایقان کس بات پر ہے؟ جبکہ وہ ذات قدیم حیات دنیا کو کھیل تماشہ اور آخرت کو ہمیشہ کی اصل حیاتی فرما رہے ہیں سوائے بھائی! جب تک تیرے قدم اس دار فنا سے اٹھ نہ جائیں اور آخرت یعنی دار بقا کی طرف استقامت نہ پکڑیں، طلب حق کیسے پیدا ہو سکتی ہے؟ (ص ۲۳۷)

ہرمومن کیلیئے حیات النبی ﷺ اور علم مصطفیٰ کا عقیدہ رکھنا ضروری ہے

دنیا عمل کا میدان ہے اور آخرت اجر کا میدان ہے۔ جس کسی نے دنیا میں جس نسبت سے تعلق پیدا کیا ہوگا۔ وہ آخرت میں اسی کے ساتھ ہوگا۔ لہٰذا جن کا تعلق حضور پرنور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے نسبت رکھتا ہوگا وہ روز قیامت مَعَ الرَّسُولِ سَبِیلاً کی دولت سے مالا مال ہونگے اور لواء الحمد کے نیچے سایہ رسالت سے معمور ہوں گے اور جو حضور پرنور ﷺ کے فیض و برکت کو اثبات توحید کے منافی سمجھتے ہیں وہ مطلق بے نصیب اور محروم ہوں گے۔ اصل توحید رسالت والی توحید ہے جس میں حضور اقدس ﷺ کو رحمتہ اللعالمین، شاہد، مبشر، نذیر، داعی الی اللہ، سراجاً منیرا اور مومنوں کے لئے فضلاً کبیرا مان کر آپ ﷺ کے نور محمدی سے مزین اور فیض یاب ہونا ایمان کیلیئے شرط اولین ہے اس کیلیئے دو چیزوں کا اعتقاد ہونا ضروری ہے۔

(۱) حیات النبی با تصرف الآن کما کان (۲) حضور پرنور ﷺ کا ہر مومن سے علم اور قرب ماننا

حضرت کی اپنے خدام کیلیئے عظیم تڑپ اور اس کا پرسوز اظہار

آج کون ہے جو اپنے مولیٰ کریم کیلیئے بے قرار اور اپنے آپ سے بیزار ہو؟ ہاں! اپنے نفس کیلیئے اس مالک پروردگار پر ناراض ہوتے رہتے ہیں۔ وقت ہوا سے تیز جا رہا ہے نامعلوم کل کیا ہونے والا ہے۔ یہ قیمتی سرمایہ جو سانس کا سانس بن کر ہاتھ سے جا رہا ہے، واپس نہ آئے گا۔ انسان ایک دن واپس دنیا میں آنے کیلیئے تڑپے گا مگر بے سود۔ ہرگز نہ آسکے گا۔ تجھے جب قدر معلوم ہوگی، مگر بے حاصل۔ اٹھ! آج اپنے کام کی فکر کر، تاکہ تجھ پر رحم کیا جائے۔ (ص ۲۴۸)

ایک پیغام آپ کے نام

آج اُمّتِ مسلّمہ کو اُن بیدار اور صاحب شعور خواتین کی ضرورت ہے جو بہترین تعلیم و تربیت سے مذیّن ہوں نئی نسل کی پرورش کریں۔ایک ایسی تعلیم یافتہ خاتون جو دینی تعلیم کے ساتھ دنیاوی تعلیم بھی رکھتی ہو اور صاحب بصیرت ہو روشن دل شرم و حیاء اور معاشرتی مسائل سے باخبر ہو۔

اس لئے

آپ کی ہر بیٹی علم کے زیور سے آراستہ ہونی چاہیے۔حوّا کی بیٹیوں کا بہترین مستقبل تابناک زندگی جدید تعلیم اور اخلاقی تربیت ان کا حق ہے۔

آپ اپنی بیٹی دیں ہم آپ کو بہترین معاشرہ دیں گے۔ انشاءاللہ تعالی

منجانب **جامعة النور**

زیرِ سرپرستی

پیر طریقت، رہبر شریعت غوثِ زماں، مقبول بارگاہِ رسالت

نائب شیرِ ربانی، دین و دنیا میں ہمارا سرمایہ

حضور قبلہ سیّد

محمد باقر علی شاہ بخاری صاحب

نقشبندی، مجددی، حضرت کیلیانوالہ شریف

بچیوں کے محفوظ مستقبل کی ضمانت تعلیم و تربیت ایک ساتھ

دینی و عصری علوم کے امتزاج کا واحد ادارہ

جامعۃ النور

داخلہ جاری ہے

برانچ ۱

224-C

گلشن راوی لاہور

حفظ قرآن بمعہ میٹرک	حفظ القرآن میں بورڈ کی سند	درس نظامی بمعہ ایم اے اسلامیات	قاریات ٹیچرز
ترجمۃ القرآن برائے خواتین	حفظ قرآن کی دہرائی	ناظرہ قرآن بمعہ تجوید	تجوید و قرأت کی کلاسز

جامعۃ النور

37463715

37150786

چاندنی چوک سانده کلاں لاہور

برانچ 2

داخلہ جاری ہے

ہوسٹل کی سہولت موجود ہے

CamScanner